بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب حضور نے مجلس میں رونق افروز ہو کر اپنا ایک تازہ رؤیا بیان فرمایا۔ اور بحکم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سے گفتگو فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے بدستور علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو گھٹنے کے درد اور بخار میں افاقہ ہے۔ لیکن ہاتھ اور پیر میں درد بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم روز خسرہ اور

جلد ۳۵ | ۹ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۱۵ صفر ۱۳۶۶ ھ | ۹ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۷

زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب

زندہ خدا (۱)

اس سے پیشتر کہ ہم یہ معلوم کریں کہ زندہ خدا زندہ رسول اور زندہ کتاب کے کیا معنے ہیں۔ ہم کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ زندہ کس کو کہتے ہیں۔ وہ کیا علامات ہیں جو کسی کی زندگی پر دلالت کرتی ہیں۔ آپ ایک انسان کو اپنی آنکھوں کے سامنے چلتا پھرتا۔ کھاتا پیتا۔ سوتا جاگتا بولتا چالتا حرکت کرتا دیکھتے ہیں۔ تو جھٹ فتوے لگاتے ہیں۔ کہ وہ زندہ ہے اگر یہ باتیں اس میں نہ پائی جائیں۔ اگر وہ بے حس و حرکت پڑا ہو۔ آپ اس کو بلائیں تو نہ بولے۔ نہ کھائے نہ پیئے نہ سوئے نہ جاگے۔ تو آپ فوراً پکار اٹھیں گے کہ یہ تو مردہ ہے۔ آپ کسی طرح اس کو زندہ نہیں کہہ سکیں گے۔ یہ تو اس انسان کے متعلق ہے۔ جو آپ کے سامنے موجود ہو۔ لیکن فرض کیجئے۔ وہ انسان آپ کی آنکھ سے اوجھل ہے۔ وہ کہیں دور دراز شہر میں مقیم ہے۔ ایسے شخص کی زندگی کے آثار اور علامات کیا ہو سکتی ہیں؟ یہی نا کہ اس سے آپ کا رسل و رسائل کا تعلق ہو۔ یا کسی اور ذریعہ سے

آپ کو اس کی خبریں ملتی رہیں۔ لیکن اگر نہ تو وہ خود کوئی پیغام دے کر بھیجے۔ اور نہ کوئی دوسرا جو اس سے ملکر آیا ہو۔ اس کے زندہ ہونے کی گواہی دے۔ تو آپ کو یقین کرنا پڑے گا۔ کہ وہ کم از کم آپ کے لئے مردہ ہو چکا ہے زندہ نہیں۔ خواہ وہ زندہ ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ایسی صورت میں کبھی یقین کے ساتھ فتوے نہیں لگا سکتے۔ کہ وہ زندہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت میں ایسے شخص کو جس کی کچھ عرصہ تک کوئی خبر نہ آئے مردہ تصور کیا گیا ہے۔ اور اس بناء پر اس کے متعلق مردہ ہونے کا حکم لگا دیا جاتا ہے۔

اگر یہ بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہے تو آؤ اب غور کریں کہ زندہ خدا ہونے کے کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے خدا تعالےٰ ہم کو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ ہم اس کو خدائی کرتے ہوئے اس طرح نہیں دیکھ سکتے۔ جس طرح ہم زید اور بکر کو کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ظاہر بین لوگوں نے سرے سے خدا کی ہستی کا ہی انکار کر دیا ہے وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی نادان قوم کی طرح خدا کو بالجہر دیکھنا چاہتے ہیں۔

اس وقت ایسے لوگ ہمارے مخاطب نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے مخاطب وہ لوگ ہیں۔ جو خدا کی ہستی کے قائل ہیں۔ اور اس کو زندہ خدا مانتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ایسے لوگ خدا کی زندگی کی کیا دلیل اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ایسا جو انسان بھی غور کرے گا۔ اس کو معلوم ہوگا۔ کہ اس کے پاس خدا کو زندہ ماننے کی صرف ایک ہی دلیل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ بعض بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ خدا سے ہمکلام ہونے والے ایسے سینکڑوں نہیں ہزاروں ہزاروں نہیں لاکھوں بندوں کی گواہیاں موجود ہیں۔ ہم ان بندوں کی صداقت بیانی پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کو سچا جانتے ہیں۔ اس لئے جب وہ ہم کو خدا کا پیغام سناتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کا پیغام ہے۔ تو جو سعید روح رکھتے ہیں۔ اور ان بندوں کی صداقت کے قائل ہوتے ہیں۔ ان کی اس بات کو سچ مان لیتے ہیں [illegible] خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت ہے۔

اگر نہیں ہے تو پھر بتایا جائے کہ خدا کے زندہ ہونے کا اور کونسا ثبوت اس سے بہتر ہو سکتا ہے جس کے ساتھ خدا تعالےٰ ہمکلام ہوتا ہے۔ اس کے لئے تو اس کا ہمکلام ہونا ہی ثبوت ہوتا ہے مگر جن سے براہ راست کلام نہیں کرتا اس کے لئے تو ایسے سچے انسان کی

گواہی ہی ثبوت ہو سکتی ہے۔

اگر آپ یہ مانتے ہیں تو آپ کو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ اگر خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ دنیا اسکو زندہ خدا مانے اور زندہ خدا جانے۔ تو ضرور ہے کہ وہ ہر زمانے میں ایسے لوگ بھی پیدا کرے۔ جو اپنی صداقت کے لئے ضرب المثل ہوں۔ جن سے وہ کلام کرے۔ اور جن کی شہادت سے دوسرے مان لیں۔ کہ بے شک خدا اب بھی ویسا ہی زندہ موجود ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ موجود تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا۔ تو یقیناً ہم کبھی خدا کو نہ پہچانتے۔ اور نہ اس کو کبھی زندہ مانتے۔ وہ زندہ بھی ہوتا۔ تو اپنے لئے زندہ ہوتا۔ ہمارے لئے زندہ نہ ہوتا بعینہٖ اسطرح جس طرح کوئی انسان جو دور دراز ملک میں بستا ہو۔ مگر ہم کو اس کی کوئی خبر نہ پہنچتی ہو۔ (باقی)

کیا گاندھی جی مسلمانوں کے دشمن ہیں؟

"چاند پور میں ۷ جنوری کو پرارتھنا کے بعد گاندھی جی نے فرمایا۔

"مجھے بھی بعض مسلمان اپنا دشمن نمبر ایک خیال کرتے ہیں۔ تو اکھل میں رہنے سے میری غرض تو محض اپنا امتحان ہے۔ مسلمان تو کیا میں نے کسی فرد بشر سے اپنی زندگی میں دشمنی نہیں کی۔ افریقہ میں مسلمان دوستوں کے ساتھ ہی میری زندگی کا بہترین حصہ صرف ہوا ہے۔"

سوال ہے کہ گاندھی جی کو بعض مسلمان اپنا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی

شذرات

(۱)

پچھلے دنوں گورکھپور میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے خلاف برادرانِ وطن نے بڑی زہریلی تقریریں کیں اور مختلف تجاویز پاس کیں۔ ایک تجویز یہ منظور کی گئی کہ:۔

"پان ہندو تحریک شروع کرنے کے لئے نیپال۔ برما۔ چین۔ جاپان۔ ہندچینی اور ملایا کے ہندوؤں۔ بدھ مت اور دیگر فرقوں کے نمائندوں کی ایک ایسٹ ایشیا کانفرنس بلائی جائے۔"

(انقلاب ۲ رجنوری ۱۹۴۷ء)

ذرا غور کیجئے! یہ تجویز وہ قوم منظور کر رہی ہے۔ جو تعداد میں مسلمانوں سے بہت زیادہ ہے۔ اور جو تعلیمی۔ اقتصادی اور مالی لحاظ سے بھی مسلمانوں سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ گویا ہندو قوم باوجود پہلے ہی نسبتاً محفوظ حالت میں ہونے کے پھر بھی اپنی طاقت کو اور زیادہ مجتمع کرنے کی فکر میں ہے۔ اور اس ضمن میں وہ دیگر مذاہب کے متبعین سے بھی اتحاد کرنے کی متمنی ہے۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کی کیا حالت ہے؟ وہ تعداد میں بہت کم اور ہر لحاظ سے پسماندہ ہیں۔ لیکن پھر بھی نہ صرف اپنی حفاظت و بقاء کے فکر سے بے نیاز نظر آتے ہیں۔ بلکہ جو جماعت آج تن تنہا دشمنانِ اسلام کے سامنے سینہ سپر ہو کر دنیا کے گوشہ گوشہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور اس کے استیصال کے لئے غیر مسلموں تک سے بھی مدد لینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جماعت احمدیہ کے خلاف معاصر زمیندار نے عبد اللہ صاحب بہائی اور معاصر آزاد نے پروفیسر کرشن پرشاد صاحب کے مضامین ایسے انداز سے شائع کئے ہیں۔ گویا یہ دونوں صاحب اسلام کے بڑے خیر خواہ واقع ہوئے ہیں۔

کاش مسلمان برادرانِ وطن کے طرزِ عمل سے ہی سبق حاصل کریں۔ اور موجودہ حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے کم از کم مشترکہ مذہبی اور سیاسی مسائل میں تو متحد ہونے کی کوشش کریں۔

(۲)

ہندوستان کی عنانِ حکومت جن ہندوستانی زعماء کے ہاتھ میں آ رہی ہے۔ ان میں سے ایک بہت بڑے لیڈر یعنی پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے حال ہی میں انڈین سائنس کانگرس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"ایک بھوکے انسان کے لئے سچائی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ ...... وہ تو صرف روٹی چاہتا ہے۔ ہندوستان بھوکوں مر رہا ہے۔ بھوکے مرنے والے کروڑوں انسانوں کے ساتھ سچائی۔ خدا اور زندگی کی دوسری بہترین اشیاء کے متعلق گفتگو کرنا محض مذاق ہے۔" (پرتاپ ۴ رجنوری ۱۹۴۷ء)

مندرجہ بالا الفاظ خیالات کی اس عام رَو کے آئینہ دار ہیں۔ جو اس زمانہ میں مغربیت کی مادہ پرستی اور کمیونزم کی بدولت بڑی سرعت سے دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور اس کی واحد وجہ مذہب اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کا فقدان ہے۔ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق علیٰ وجہ البصیرت یقین پر قائم ہو جائے۔ تو یقیناً وہ اس کی خاطر ہزاروں مصائب اور فاقوں کی بھی پروا نہ کرے۔

پنڈت نہرو کے مندرجہ بالا الفاظ سے ہر سچے احمدی کے دل میں ایک آگ سی لگ جانی چاہیئے۔ اور اسے یہ محسوس کرنا چاہیئے۔ کہ آج سچائی کے خلاف کتنی وسیع اور ہمہ گیر غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اور انہیں دور کرنے کے لئے کس قدر جد و جہد کی ضرورت ہے یاد رکھیئے آج دنیا کے تختہ پر صرف ہم ہی ہیں۔ جو زندہ نشانوں کا مشاہدہ کرکے سچائی پر اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے آج دنیا کو سچائی کی اہمیت بتانا اور اللہ تعالیٰ کی محبوب اور دلربا ہستی سے روشناس کرانا ہمارے ساتھ مخصوص ہو چکا ہے۔ ہمارے سوا اور کوئی یہ مقدس عظیم الشان لیکن نازک فریضہ ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن کیا ہم اس فریضہ کو کما حقہ ادا کر رہے ہیں؟ اس کا جواب ہر احمدی کو اپنے دل سے دریافت کرنا چاہیئے۔

خورشید

ایک اور مجاہدِ احمدیت کی روانگی

قادیان ۸ ماہ صلح۔ مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر آج ۹ کو تین بجے کی گاڑی سے مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ تمام احباب اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کے لئے کثرت سے سٹیشن پر پہنچ جائیں۔

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین توجہ فرمائیں

ہمیں ایک کارڈ لالہ چرنداس صاحب بی۔ اے حال وارد گوجرانوالہ کی جانب سے موصول ہوا ہے اس کارڈ کو لفظ بلفظ یہاں درج کرتے ہیں۔ ہم ان صاحب سے بالکل واقف نہیں ہیں۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ حلف کے متعلق جو مطاہرہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے کیا ہے۔ اس کا کس قدر نقصان دہ اثر طالبانِ حق کی طبیعتوں پر پڑا ہے۔ پہلے سرالیس کے حق نے بھی اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اب یہ ہندو صاحب جن سے ہم واقف نہیں۔ اور جو لکھتے ہیں کہ ان کو لاہوری جماعت (غیر مبایعین) سے (جماعت مبایعین کی نسبت) زیادہ محبت تھی۔ اپنی رائے اس کارڈ میں لکھتے ہیں۔ کیا مولوی صاحب لوگوں کا ایمان قائم رکھنے کے لئے صحیح طور پر قسم اٹھائیں گے؟ ادارہ۔

شریمان ایڈیٹر صاحب نمستے۔

بعد تسلیم کے عرض ہے کہ آج کل آپ کی دونوں پارٹیوں (لاہور۔ قادیان) میں ایک صاحب سیٹھ الٰہ دین صاحب کے مطالبہ حلف پر ہر دو فریق میں چہ میگوئیاں (مضامین۔ اشتہارات) ہو رہی ہیں۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں۔ کہ اس بارے میں امام جماعت لاہور نے صحیح طریق حلف پر اختیار نہیں کیا۔ اگر وکیلانہ پیچ تاب کہا جائے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ کم از کم ایک مذہبی لیڈر کے یہ بات شایانِ شان نہیں۔ جو غلطی خوردوں کی اصلاح کا مدعی ہو مجھے آپ کی جماعت سے اس جماعت (لاہور) سے زیادہ پریم تھا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب امام جماعت لاہور کے موجودہ طریق عمل سے اسلامی تعلیم سے دل برداشتہ سا ہو گیا ہوں۔ اور میرا شبہ دل بہ یقین ہو گیا ہے۔ کہ جب ایسے مذہبی لیڈر کا یہ حال ہے۔ کہ غلط طور سے لوگوں کو ...... میں مبتلا کر دے۔ تو دوسرے مسلمان بھائی کیا کچھ نہیں کر سکتے۔

آپ کا سیوک۔ ہرچرنداس بی۔ اے حال وارد گوجرانوالہ

۴۷/۱/۴

تلاش گمشدہ

(۱) میری دو لڑکیاں ممتاز اختر بعمر ۱۳ سال سلوار قمیص سوتی چارخانہ سرخ سویٹر رنگ سفید گندمی دوپٹہ گلابی۔ اونی چادر سبز پاؤں میں گرگابی بٹن دار ایک کان پر سیاہ تل کان تراشے ناک میں فیروزی نگ کا پتا۔ زبان پشاوری اور پنجابی۔ جسم میانہ (۲) نور اختر عمر ۹ سال سلوار و قمیص سوتی چارخانہ رنگ گندمی سرخ گلابی دوپٹہ اور سفید موٹی چادر پاؤں میں سیاہ سلیپر۔ زبان معمولی پشاوری و پنجابی۔ قد بلحاظ عمر میانہ جسم معمولی فربہ۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ اپنے حلقہ میں اطلاع فرما دیں۔ نیز پشاور کی جماعت سے خصوصاً گذارش ہے۔ کہ وہ خاص توجہ سے کوشش فرما کر مشکور فرمائیں۔ پتہ:۔ محمد خاں معرفت ناظر صاحب امور عامہ قادیان۔

مسلمانوں سے روحانی خلافت کا وعدہ

جریدہ "النجاۃ" چوبیس نومبر ۱۹۴۶ء کے پرچہ میں "مسلمانوں سے زمین کی بادشاہت کا وعدہ" کے زیر عنوان آیت استخلاف سے زمینی بادشاہت و خلافت کا استدلال کیا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً۔ یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئاً لکھنے کے بعد مندرجہ ذیل ترجمہ کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے دیندار اور نکوکار مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ان کو پہلی امتوں کی طرح زمین کا خلیفہ اور دنیا کی بادشاہت کا مالک بنایا جائے گا۔ ان کے پاکیزہ اور پسندیدہ دین اسلام کو عزت و رفعت دی جائے گی۔ اور ان کے خوف و ہراس کو امن سے بدل دیا جائے گا۔ در آنحالیکہ وہ عبادت خداوندی میں کوتاہی نہ کریں۔ اور شرک میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (اس وعدے کے بعد بھی) جو لوگ کفران نعمت کریں۔ تو وہ فاسق ہیں (القرآن)

پھر لکھا ہے "مسلمانو یہ تمہارے رب کا وہ کلام ہے۔ جو تمہارے پیغمبر پر نازل ہوا ہے۔ اور تمہارے ساتھ خطاب کیا گیا ہے۔ یہ کسی دنیاوی ہستی کا وعدہ نہیں بلکہ اس خدائے قدوس کا وعدہ ہے۔ جو کبھی کوئی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ...

اب بھی یہ واقعہ ہے کہ دنیا کی زیادہ مردم شماری میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً ۷۰ کروڑ کے قریب ہے۔ اور تمام مسلمانوں کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ہم مسلمان ہیں اعمال صالحہ کرتے ہیں۔ لیکن تعجب پر تعجب اور حیرت پر حیرت ہے۔ کہ دنیا میں سب سے زیادہ ہماری تعداد اور ہم کو عظیم ترین مدد حاصل ہوتے ہوئے بھی نہ صرف ہم خلافت ارضی و سلطنت دنیاوی سے محروم ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف جدھر جاتے ہیں! ہر طرف ہم کو ذلت کے گڑھے میں دھکیلا جاتا ہے ....

اللہ تعالےٰ نے آیت مذکورہ بالا میں وعدہ کو اس تاکید اور زور کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ خلافت جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ حتم بالشان ہے۔ اور کوئی معمولی زمینی و جسمانی خلافت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا فرمانا کہ میں ضرور اس قسم کی خلافت قائم کرونگا۔ جس قسم کی وہ پہلے کر چکا ہے۔ اگر پہلی قائم کردہ خلافت ارضی اور زمینی تھی جو کہ صرف چند شہروں پر ہوتی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ کی شان کے منافی ہے۔ کہ وہ اس زور سے اپنے مومن بندوں سے ایسی زمینی بادشاہت کا وعدہ کرے۔ جیسی کہ پہلی امتوں کو عطا ہو چکی ہے۔ کیونکہ موجودہ دنیا کی حکومتوں کو دیکھتے ہوئے یہ کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ کہ اگر پہلی امتوں جیسی بادشاہت آج مسلمانوں کو عطا ہو جائے۔ تو کیا وہ بھی دوسروں کے مقابل کچھ حیثیت رکھے گی۔

ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم۔ اللہ تعالےٰ نے اس خلافت کا کام یہ بتلایا ہے۔ کہ اسکے ذریعہ سے تمکنت دین ہوگی۔ یہ ظاہر ہے کہ ارضی بادشاہت سے ابدان و اجسام پر تو حکومت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس سے قلوب کو مفتوح نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ خلافت جس کے قائم کرنے کا خدا نے قطعی فیصلہ کر رکھا ہے۔ وہ اس وقت ہوگی۔ جبکہ مسلمان دین اسلام کی حقیقی روح سے بے بہرہ ہو چکے ہونگے اور اغیار اس پر چاروں طرف سے حملہ آور ہونگے۔ ورنہ تمکنت دین کچھ مطلب نہیں رکھتا۔ اگر وہ اپنی بنیادوں پر پہلے کی طرح کھڑا ہو۔ اور اسے کوئی ضعف اپنوں یا غیروں سے نہ پہنچا ہو۔ تو پھر تمکنت دین کیا معنے رکھتا ہے۔

ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً دوسرا کام اس خلافت کا یہ بتلایا ہے۔ کہ وہ خوف جو نیک دلوں میں اسلام کے ضعف پہنچنے اور اس کے کمزور ہو جانے سے پیدا ہو چکا ہوگا۔ اس خوف کو اللہ تعالےٰ خلافت سماوی کے ذریعہ سے امن سے بدل دے گا۔ اور وہ لوگ جو اپنے اندر اسلام کا درد رکھتے ہونگے۔ اور دین اسلام کی بے بسی کو دیکھ کر انکی آنکھیں آنسوؤں سے تر رہتی ہونگی۔ خلافت روحانی کے قائم ہو جانے کے بعد ان کا خوف امن سے اور اضطراب اطمینان سے بدل جائے گا۔

اوپر کی سطور سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ موعودہ [illegible] ہے جس خلافت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ وہ خلافت روحانی ہے نہ کہ جسمانی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ وارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ اسی طرح سے آپؐ کی امت موسیٰؑ کی امت کی مثیل ٹھہرتی ہے۔

پس جس قسم کی خلافت امت موسیٰؑ کو عطا ہوئی تھی۔ اسی قسم کی خلافت کے عطا کرنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے لیستخلفنھم کما استخلف الذین من قبلھم میں کیا ہے صرف کما چونکہ مشابہت تامہ و کاملہ کا متقضی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کو بھی اس رنگ کی خلافت ملے جس قسم کی امت موسیٰ کو ملی تھی۔

جب کہ فرعونی قوتیں پورے زوروں پر تھیں۔ اور طاغوتی طاقتیں اپنے کمال کو پہنچ چکی تھیں تو ان کو مٹانے کے لئے۔ اور جھوٹے معبودوں سے انسانوں کو نجات دلانے کے لئے خدا نے موسیٰؑ کو مبعوث کیا۔ لیکن انسانی طبائع ایسی واقع ہوئی ہیں۔ کہ انبیاء کی لائی ہوئی تعلیم کو جو کہ سراسر رحمت ہوتی ہے۔ لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد وہ تعلیم نسیاً منسیا بنکر رہ جاتی ہے۔ حضرت موسےٰ کے چودہ سو سال بعد جبکہ یہود کی حالت بالکل بگڑ چکی تھی۔ حضرت عیسےٰ کو انکی طرف خلیفہ بنا کر بھیجا تاکہ وہ یہود قوم کو انکی بداعمالیوں اور بدکرداریوں سے آگاہ کر کے ان کے بدانجام سے انکو بچالیں۔ حضرت عیسےٰ چونکہ حضرت موسےٰ کے خلیفہ اور بروز تھے اسلئے انکو کوئی نئی شریعت دیکر نہیں بھیجا گیا تھا بلکہ وہ شریعت موسوی کے ہی تابع تھے۔

مشابہت تامہ اس بات کی متقضی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت مرحومہ میں سے ایک شخص جو آپ کی شریعت کا تابع اور آپ کا ظل ہوتا خلافت کے جامہ میں دنیا کی راہنمائی کے لئے بھیجا جاتا۔ اور یہ بھی ضروری تھا کہ وہ اسی طرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چودہ سو سال کے عرصہ کے بعد بھیجا جاتا۔ جسطرح کہ حضرت موسےٰ کا خلیفہ ان کے چودہ سو سال بعد مبعوث ہوا۔ مثیل موسےٰ انکو سے دو ہزار سال بعد اور مثیل عیسےٰ عیسےٰؑ سے دو ہزار سال بعد بھیجکر اپنے اس قولی وعدہ کو پورا کر دیا۔ جس طرح سے یہود کی مذہبی سیاسی اور اقتصادی حالت چودہ سو سال کے بعد کمال تنزل کو پہنچ چکی تھی۔ وہی حالت آج مسلمانوں کی چودہ سو سال کے بعد ہو چکی ہے۔ اسلام قرآن میں تو ہے۔ لیکن ان کے اعمال میں اسکا کوئی نشان نہیں۔ مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب۔

پس جس خلافت کو خدا قائم کرنا چاہتا تھا اور جسکا اسنے وعدہ کیا تھا۔ وہ اس نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے چودہ سو سال بعد بھیجکر اس وعدہ کو پورا کر دیا ہے۔ اگر کوئی خدا کی قائم کردہ خلافت سے اعراض و انحراف کر کے زمینی بادشاہت اور ارضی خلافت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ یقیناً سمجھ لے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ اور کبھی قعر ذلت سے نہ نکل سکے گا۔ خواہ اسکی تعداد کتنی ہی زیادہ ہو۔ اور اسکی یہ حیرت کہ باوجود کثیر التعداد ہونے کے خلافت ارضی و دنیاوی سلطنت سے محروم ہیں کبھی مفید ثابت نہ ہوگی۔ ذلت کے گڑھے سے اسی وقت نجات حاصل ہوگی۔ جبکہ مسلمان خدا کی قائم کردہ خلافت کے سلسلہ میں منسلک ہو جائینگے خدا کی یہ سنت ہے۔ کہ جب کبھی وہ دنیا میں نبی و مرسل بھیجتا ہے۔ جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آسمانی آواز پر لبیک کہتے ہیں وہی لوگ آخر کار روحانی نعمتوں کے وارث ہونے کے بعد ارضی بادشاہت کے بھی مالک ہوتے ہیں۔

مسلمانوں کی ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ وہ خدا کے خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئیں۔ خدا ان کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر عزت کی جگہ عطا فرمائے گا۔ اقوام عالم پر ان کو فتح و نصرت نصیب ہوگی۔ اور قلیل ہونے کے باوجود کثیر پر غالب آئینگے۔

خاکسار سید عبدالعزیز از سشیلانگ

زمین کے کناروں تک

انگلستان کے اخبارات میں جماعت احمدیہ کا ذکر

نمائندگان پریس مسجد لنڈن میں

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ اسلام لنڈن)

گذشتہ دو تین مہینوں میں متعدد بار پریس میں جماعت احمدیہ اور لنڈن مسجد کا ذکر دیکھنے میں آیا۔ برسٹل کے اخبار ایوننگ پوسٹ کے نمائندہ نے ایک لمبا مضمون اسی سلسلہ میں لکھا جس کا عنوان تھا "برطانوی لوگوں کا رجحان مذہب اسلام کی طرف"

مسٹر آرچرڈ (نومسلم احمدی) کا فوٹو دیتے ہوئے مضمون کو یوں شروع کیا ہے کہ "برسٹل کے ایک ۲۷ سالہ نوجوان مسٹر بی آئی آرچرڈ نے جو موجودہ جنگ میں ہندوستانی فوج میں بطور لیفٹیننٹ کام کر چکے ہیں تھوڑا عرصہ ہوا اسلام قبول کیا ہے۔ اور اب وہ میلروز روڈ ساؤتھ فیلڈز لنڈن کی مسجد میں باقاعدہ مبلغ بننے کے لئے اسلامی علوم کی تحصیل کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کا برسٹل کا پتہ یہ ہے۔۔۔۔ جب وہ دینی تعلیم مکمل کر لیں گے تو امام جماعت احمدیہ قادیان پنجاب کی زیر ہدایت کسی جگہ باقاعدہ مبلغ بنا کر بھیج دیئے جائیں گے"

پھر لکھا ہے مسٹر آرچرڈ نے ایوننگ پوسٹ کے نمائندہ کو بتایا کہ "ہو سکتا ہے مجھے یورپ یا افریقہ کے کسی علاقہ میں متعین کیا جائے۔ اس میں میرے انتخاب کو کوئی دخل نہیں ہوگا اور نہ میں اپنے لئے کسی مقام کے انتخاب کی خواہش ہی رکھتا ہوں۔ میں نے جو (اپنی زندگی کو وقف کرنے کا) فیصلہ اپنے متعلق کیا ہے میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ اور اس سے پیچھے ہٹنے کا کبھی بھی خیال نہیں رکھتا۔"

مسٹر آرچرڈ کا (اسلامی) نام اب بشیر احمد ہے وہ نیز دوسرے بھائیوں کے ساتھ مل جل کے رہتے ہیں۔ گو لباس میں ابھی ان کے درمیان کوئی مشابہت نہیں۔ مگر ہاں اپنے ساتھ کے مبلغین کی طرح وہ بھی داڑھی رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا پختہ ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی تمام زندگی اسلام کی خدمت کے لئے گذار دیں گے۔ خواہ انہیں کہیں بھی مقرر کر دیا جائے۔

لیفٹیننٹ آرچرڈ جب ۱۹۴۲ء میں ہندوستان گئے تو پہلی دفعہ آپ کو جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان جانے کا اتفاق ہوا۔ اس جماعت کی بنیاد حضرت (مرزا غلام) احمد قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں رکھی۔ آپ کے متبعین آپ کو مسیح ثانی یقین کرتے ہیں۔ آپ کی وفات ۱۹۰۸ء میں واقع ہوئی۔ مسٹر آرچرڈ جب دوسری دفعہ قادیان گئے تو آپ نے سگرٹ اور شراب پینا ترک کر دیا۔ اور پھر اس کے بعد آپ نے اسلام قبول کرنے کا بھی اعلان کر دیا۔

مسٹر آرچرڈ نے بیان کیا کہ میرے اسلام قبول کرنے سے اس قومی خدمت میں جو میں بجا لا رہا تھا۔ کوئی فرق واقع نہیں ہوا میں نے اس کے بعد برما آسام اور مشرق بعید کے معرکوں میں حصہ لیا۔ ہاں میں نے اس دوران میں اپنی آئندہ زندگی کا ایک پروگرام ضرور سوچ لیا۔ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد جلدی ہی میں یہاں آگیا۔۔۔۔ ابھی مجھے بہت کچھ سیکھنا باقی ہے۔ فی الحال عربی پڑھنے کی مشق کر رہا ہوں۔ تا قرآن کریم کو آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکوں۔

مسٹر آرچرڈ آجکل امام مسجد لنڈن کے سیکرٹری کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایک گونہ مصروفیت انہیں ضرور رہتی ہے۔ مگر وہ اپنے ذاتی امور اپنی خواہش کے مطابق آزادی سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ وہ برسٹل اپنے گھر بھی جا سکتے ہیں۔ ان کی والدہ متعدد مرتبہ خود لنڈن مسجد آکر انہیں مل چکی ہیں۔ مسٹر آرچرڈ نے بیان کیا کہ "میرے اسلام لانے پر ابتدا میں میری والدہ کو کسی قدر تکلیف سی محسوس ہوئی۔ مگر پھر مجھے اور میرے ساتھیوں کے حالات کو قریب سے دیکھنے کے بعد یہ چیز دور ہو گئی۔"

مسٹر آرچرڈ کے ایک بھائی جنگ میں مارے گئے اور دوسرے بھائی لنڈن کے قریب ایک گرجا میں بطور پادری کے کام کرتے ہیں۔ خود مسٹر آرچرڈ سکول کی تعلیم کے بعد کچھ عرصہ برسٹل میں مقیم رہے۔ پھر فوجی ملازمت میں شامل ہو کر ایک عرصہ وہاں گزارا۔ آپ ٹریٹوریل فوج میں تھے۔ جنگ شروع ہونے پر باقاعدہ فوج میں آپ کو لے لیا گیا۔ ڈنکرک کے معرکہ میں جس فوج نے حصہ لیا آپ بھی ان میں سے ایک تھے۔

مسٹر آرچرڈ نے بیان کیا کہ مشن کے کام کو چلانے کے لئے جماعت احمدیہ کے ممبران اپنی آمد کا ایک حصہ بطور چندہ ادا کرتے ہیں۔ انگلستان کے علاوہ یورپ، افریقہ اور دنیا کے دیگر علاقوں میں ہمارے مشنریز کام کر رہے ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ مستقبل قریب میں ان میں سے ایک میں بھی ہوں گا۔

پھر مسجد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس ملک میں اپنی طرز کی یہ ایک ہی مسجد ہے جو ۶۳ میلروز روڈ ساؤتھ فیلڈز میں واقع ہے۔ اس کے باہر گیٹ پر لکھا ہے "مسجد لنڈن"

ایک اور مشہور اخبار ایوننگ نیوز ۲۳ نومبر میں ہماری مسجد کے مرمریں گنبدوں کا دلکش انداز میں ذکر کرتے ہوئے بعض دیگر حالات بیان کرنے کے علاوہ پانچ وقت کی اذان اور نماز کا بھی خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

مورخہ ۱۷ نومبر اتوار کے دن نیوز کرانیکل اخبار کا ایک نمائندہ خاص طور پر ہمارے مشن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مسجد تشریف لایا اور محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن سے انٹرویو کیا گفتگو میں یہ علم ہونے پر کہ چوہدری صاحب موصوف کی بیگم حال ہی میں ہندوستان سے تشریف لائی ہیں اس نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ ایک پردہ دار مسلمان کے تاثرات اس آزاد ملک کے متعلق معلوم کرے چنانچہ محترم چوہدری صاحب کے واسطہ سے اس نے بعض سوالات کر کے جواب حاصل کئے۔ دوسرے روز نیوز کرانیکل میں ایک نمایاں جگہ پر چوہدری صاحب کا فوٹو دیتے ہوئے جلی حروف میں یہ خبر دی گئی کہ سارے انگلستان میں امام مسجد لنڈن کی بیگم صرف ایک ہی پردہ دار خاتون ہیں۔ جن کو سوائے ان کے خاوند کے کوئی اور مرد اس ملک میں نہیں دیکھ سکتا۔ یہ خاتون حال ہی میں ہندوستان سے آئی ہیں تا مشن کے کام میں اپنے خاوند کی ممد و معاون ہو سکیں۔ پھر بہت سی دیگر باتیں لکھنے کے علاوہ اس ملک کے متعلق ان کے تاثرات کو اس رنگ میں بیان کیا کہ "یہاں کے لوگ بہت سمجھدار اور متحمل مزاج ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ ان کی طبائع میں طمنساری کی صفت نمایاں ہے۔"

ان مذکورہ انٹرویوز کے علاوہ پریس ایسوسی ایشن کا ایک خاص نمائندہ بھی گذشتہ دنوں ملاقات کے لئے مسجد آیا۔ اس کے لئے مسجد آنے کا محرک قبر مسیح کے متعلق ایک ٹریکٹ تھا جو لنڈن کے ایک بازار میں تقسیم ہوتے ہوئے اسے ملا۔ اس پر پہلے اس نے خط لکھا۔ اور پھر وقت مقرر کر کے محترم چوہدری صاحب سے ملاقات کی ہماری جماعت اور مشن کے متعلق بالتفصیل معلومات حاصل کر کے اس نے مختلف اخبارات کو یہ خبر بھیجی۔ اور خود اس نے ان امور میں اسقدر دلچسپی لی کہ اس کے متعلق ایک کتاب شائع کرنے کی بھی خواہش ظاہر کی اب تک دو دفعہ یہ نمائندہ مسجد آچکا ہے۔ اس ملاقات کے نتیجہ میں مختلف اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ چار پانچ کے متعلق تو ہمیں بھی علم ہو چکا ہے اور نہیں کہہ سکتے کہ اور کتنے اخبارات نے اسے شائع کیا ہے ورلڈز ورک یا او نیوز اور سنڈے ایکسپریس نے بھی اس خبر کو لیا ہے۔ ۲۵ نومبر کے سنڈے ایکسپریس میں جو خبر شائع ہوئی۔ اس میں ہمارے ایک سنٹر جرمن احمدی ایک کنز کی خبر بھی نمایاں رنگ میں شائع کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ابھی یہ رو جاری ہے اور آئے دن مختلف اخبارات ہمارے مشن کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ بقیہ تذکرے انشاء اللہ کسی اور فرصت میں بیان کر سکوں گا۔

ابھی چند دن ہوئے رسٹار اخبار کا نمائندہ بھی محترم چوہدری صاحب سے ملاقات کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ برٹش گورنمنٹ کے سنٹرل آفس آف انفارمیشن کے ایک نمائندہ نے بھی ایک تفصیلی انٹرویو آپ کے ساتھ کیا۔ اس انٹرویو کا محرک ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس تھا۔ اس اجلاس میں تقریر کے بعد کی بحث میں محترم چوہدری صاحب نے بھی حصہ لیا تھا۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوا۔ اور بعد میں مل کر خواہش ظاہر کی کہ وہ آپ سے ملاقات کے لئے وقت لینا چاہتا ہے اس سنٹرل آفس آف انفارمیشن کا تعلق مڈل ایسٹ اور ہندوستان وغیرہ کے اخبارات و رسائل کے ساتھ ہے۔ چنانچہ یہ خبر ان ممالک میں بھی پہنچ گئی جہاں ممکن ہے بہت سے اخبارات یا رسائل نے اسے شائع کیا ہو۔ جیسا کہ اس نمائندہ نے خود بعد میں ذکر کیا کہ مڈل ایسٹ کے بعض اخباروں نے خاص طور پر اس خبر کی طرف توجہ دی ہے۔

نتیجہ امتحان تبلیغ ہدایت قسط سوم

شعبہ تعلیم کے زیر اہتمام ۶ فتح ۱۳۲۵ھش کو تبلیغ ہدایت صـ۲۴۲ تا آخر کا امتحان ہوا۔ جس میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۹۱ تھی۔ ان میں سے ۱۶۶ امیدوار کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ۸۷٪ رہا۔ قریشی آفتاب احمد صاحب بسمل پشاور ۴۹/۵۰ نمبر حاصل کرکے اول اور فتح محمد صاحب ارشد قادیان ۴۸/۵۰ نمبر لے کر دوئم۔ اور نذیر احمد صاحب سیالکوٹی تعلیم الاسلام کالج ۴۷/۵۰ نمبر لیکر سوم آئے۔ شعبہ تعلیم کی طرف سے کامیاب ہونے والوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ نوٹ:۔ آئندہ ۲ رفروری ۱۹۴۷ء کو کتاب "ہمارا خدا" مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے پہلے سو صفحات کا امتحان ہوگا۔

لہذا تمام قائدین اور زعماء کرام کا فرض ہے کہ اپنی اپنی مجالس میں پرزور الفاظ میں امتحان میں شرکت کے لئے تحریک فرمادیں۔ اور جلد سے جلد امیدواران کے اسماء سے دفتر مرکزیہ کو مطلع فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار مرزا محمد لطیف اکبر قائم مقام مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ

محترمہ ام کلثوم بیگم صاحبہ پولہ مہاراں ۲۳/۵۰
بابو محمد فاضل صاحب فیروزپور شہر ۲۸
بابو محمد اسماعیل معتبر ۴۴
چوہدری شبیر احمد صاحب ۳۲
" بشارت احمد صاحب ۲۹
مولوی عبد المالک صاحب ۲۶
بابو محمد لطیف صاحب ناصر ۲۸
چوہدری لطف الرحمن صاحب ۳۱
چوہدری محمد بشیر صاحب بھٹی ۴۲
قریشی فتح محمد صاحب ۲۹
چوہدری عبد الحفیظ صاحب ۳۲
محمد یوسف خاں صاحب ۲۸
اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ۳۴
اہلیہ صاحبہ چوہدری بشارت احمد صاحب اوجیند ۲۰
عبد الرحمن صاحب ۲۹
پیر انور الدین صاحب ۲۶
شیخ محمد علی صاحب انبالہ شہر ۳۸
بشیر الدین صاحب سکندر آباد دکن ۱۸
یوسف احمد الہ دین صاحب ۳۱
صالح محمد صاحب ۲۱
مسیح الدین صاحب ۲۴
محترمہ عائشہ سلطانہ بیگم صاحبہ ۴۴
چوہدری احمد خاں صاحب کراچی ۴۵
میر نور احمد صاحب ۳۰
چوہدری عظمت اللہ صاحب ۲۷
" محمود احمد صاحب ۱۸
ملک سارنگ خاں صاحب ۲۵
مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب ۳۸

منیر احمد خاں صاحب ۳۱
میر محمد احمد صاحب ۳۵
عبد المنان صاحب خالد ۳۶
چوہدری نذیر احمد صاحب ۲۲
نور الدین صاحب فضلانی ۲۷
فدا حسین صاحب ۳۱
ناصر احمد صاحب ظفر کپور تھلہ ۴۳
ملک مبارک احمد صاحب ملتان ۱۷
شیخ عبد الماجد صاحب ۱۷
چوہدری نذیر احمد صاحب ۱۷
ملک منظور احمد صاحب ۱۷
محمد منظور احمد صاحب ایاز ۴۰
میاں شمس الدین صاحب ۱۷
صوبیدار میجر محمد عبد الرحمن صاحب جبلپور ۳۹
صوبیدار میجر عبد اللہ خاں صاحب ۴۱
جمعدار محمد نصیب خاں صاحب عارف ۴۰
کرم الٰہی صاحب ۲۴
صوفی محمد ابراہیم صاحب بنگہ ۱۷
عبد الرحمن صاحب ۳۶
انعام الحق صاحب ۲۵
محمد اسماعیل صاحب نقاپوری نئی دہلی ۴۷
بیگم صاحبہ محمد اسماعیل صاحب بقاپوری نئی دہلی ۳۸
فضل الٰہی صاحب لکھنؤ ۳۱
آفتاب احمد صاحب بسمل پشاور ۴۹ اول
حافظ عبد الجلیل صاحب ۲۶
مولا بخش صاحب ۲۹
ملک منظور احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور ۳۵

شیخ نور احمد صاحب ۴۵
صوبیدار میجر غلام نبی صاحب ۳۴
میاں غلام محمد صاحب ۴۲
ملک عبد الحمید صاحب ۳۷
سید محمود احمد صاحب ۲۹
مبارک احمد صاحب ۲۵
محترمہ سیدہ شہناز صاحبہ ۳۲
غلام حیدر صاحب رشید کھاریاں ۴۲
مشتاق احمد صاحب ۳۸
غلام احمد صاحب ۲۳
غلام محمد صاحب ۲۰
محمد اسلم صاحب ۲۱
چوہدری عبد المجید صاحب شملہ ۴۰
" فیض عالم خاں صاحب ۳۹
شیخ لطف الرحمن صاحب ۳۵
ملک حمید علی صاحب ۲۲
قریشی سلطان عالم صاحب ۳۵
محترمہ سیدہ شمس النساء صاحبہ دار العلوم ۳۴
محترمہ امۃ المنیر بیگم صاحبہ ۱۷
مختار احمد صاحب گجراتی فضل عمر ہوسٹل ۴۰
محمد اختر صاحب حفیظ ۲۸
عبد الکریم صاحب ۱۷
نصیر الدین احمد صاحب ۲۳
محمد ادریس عیسیٰ صاحب ۴۴
عبد السمیع صاحب نون ۳۹
چوہدری مسعود احمد صاحب ۳۷
ملک عبد الحق صاحب ۳۱
عبد الحمید صاحب سعید حیدرآبادی ۲۵

حسام الدین صاحب ۲۲
رشید احمد صاحب سیالکوٹی ۱۸
نذیر احمد صاحب ۱۷
سید شفیق الحسن صاحب ۲۱
محمود احمد صاحب ظفر ۲۷
احمد دین صاحب ۳۵
سید بشیر احمد صاحب ۲۰½
چوہدری غلام احمد صاحب ۱۷
بشیر احمد صاحب کشمیری ۳۶
جلال الدین احمد صاحب ۳۱
میر عبد المجید صاحب ۱۷
نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ۴۷ سوئم
مسعود احمد صاحب علوی ۲۹
عبد الغفور صاحب ۲۹
فضل الٰہی صاحب ۳۲
نور دین صاحب ۲۸
سمیع اللہ مبارک صاحب ۲۶
مرزا اکرم بیگ صاحب ۱۷
محمد اسماعیل صاحب ۱۷
محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی ۲۵
محمد منیر صاحب اختر ۲۲
کرامت اللہ صاحب ۲۳
ناصر علی صاحب ۱۹
عبد اللطیف صاحب ۳۵
سعید اللہ صاحب ۱۸
مرزا طاہر احمد صاحب ۲۵
غلام رسول صاحب ۱۸
ملک منیر احمد صاحب ظفر ۱۹
عبد المجید صاحب امجد ۱۸

عبد الشکور صاحب ۲۱
ظہور احمد صاحب ۱۷
رشید احمد صاحب بھٹی ۲۳
شاہنواز صاحب ۳۰
محمد ابراہیم صاحب ۱۸
محمد احمد صاحب ۳۵
چوہدری محمد امین صاحب ۱۹
چوہدری مشتاق احمد صاحب ۱۷
چوہدری حمید احمد صاحب ۲۶
خورشید احمد صاحب ۲۲
نور الدین احمد خاں صاحب ۴۱
چوہدری بشیر احمد صاحب ۲۰
بشیر الحق صاحب ۲۲
محمد اکرم صاحب ۲۱
شمس الحق صاحب ۳۴
عبد الرشید احمد صاحب ۱۷
ملک مبارک احمد خاں صاحب ۳۶
اے۔زیڈ ایم اسماعیل صاحب ۲۴
مبارک محمود صاحب پانی پتی ۳۲
شریف احمد صاحب ۲۹
محمد اکرم صاحب ۲۷
حمید اللہ خاں صاحب ۴۲
جمال دین صاحب ۲۰
ملک عبد الرحمن صاحب ۱۷
" محبوب احمد صاحب ۳۳
محمد طفیل صاحب قادر آبادی ۳۶
شیخ محمد صاحب اسلم مسجد فضل ۲۶
چوہدری محمود احمد صاحب دیہاتی مبلغین کلاس ۴۲

چوہدری فتح محمد صاحب ارشد دار الفضل ۴۸ دوم
عبد المنان صاحب قادر آباد ۳۹
محمد ابراہیم صاحب غالب مسجد مبارک ۱۷
عبد العزیز صاحب دار البرکات ۲۱
عبد الحق صاحب ۳۰
بشیر الدین صاحب دار الشیوخ ۳۰
محمد عبد اللہ صاحب ۲۵
سید عبد الحی صاحب بورڈنگ مدرسہ احمدیہ ۴۰
احمد خاں صاحب تبتی ۳۲
سید احمد حسین صاحب ناسک ۴۰
غلام احمد صاحب ۲۵
چوہدری خلیل احمد صاحب ۲۷
محمد اشرف صاحب ناصر ۲۹
مشتاق احمد صاحب انور ۳۰
سید نثار احمد صاحب عبید ۳۰
خان محمد صاحب لسکانی ۳۸
ملک منیر احمد صاحب نثار ۳۷
محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ ۳۰
محمد دین صاحب ۳۳
محمد صدیق صاحب دار البرکات ۳۸
محمد اسلم صاحب باجوہ ۱۹
عبد الکریم صاحب بھاگلپوری بورڈنگ تحریک جدید ۲۵
مرزا محمد ادریس صاحب بورڈنگ مدرسہ احمدیہ ۴۲
منور احمد صاحب قیصرانی ہوسٹل فضل عمر ۲۷
زین العابدین صاحب ۲۶
مظہر علی صاحب زبیری بورڈنگ تحریک ۲۵

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ایک ارشاد

اسلام نے نکاح اور شادی کے سلسلہ میں میاں بیوی ہر دو فریق کے لئے یہ ہدایت فرمائی ہے ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ کہ اے مسلمانو۔ نکاح اور شادی کے معاملہ میں خوب سوچ سمجھ کر قدم اٹھاؤ۔ اور نکاح سے پہلے پہلے دیکھ لو۔ کہ تم اپنے مستقبل کے لئے کیا کر رہے ہو۔ باوجودیکہ قرآن کریم میں یہ واضح ہدایت موجود ہے۔ مگر پھر بھی ایسے افراد پائے جاتے ہیں۔ کہ ہدایت کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ پہلے نکاح کر دیتے ہیں اور پھر جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ لڑکی نہیں مانتی۔ یا لڑکا انکار کرتا ہے۔ اسی قسم کے ایک کیس میں حال ہی میں حضور نے یہ ہدایت فرمائی ہے۔

"ناظر تعلیم۔ اس قسم کے واقعات کو روکنا چاہیئے۔ یہ بہت افسوسناک طریق ہے۔"

جماعتوں کے افراد اور صدر صاحبان کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت میں اسلامی ہدایت کی پابندی کی تلقین کریں۔ اور کاموں میں استقلال اور استقامت کی روح پیدا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر میں اطلاع کردے۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۷۹۶ منکہ محمد ہاشم خان درانی ولد محمد اکرم خان صاحب درانی قوم درانی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چارسدہ ضلع پشاور صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۱/۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد و جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد فی الحال کوئی نہیں۔ کیونکہ والد محترم زندہ ہیں۔ البتہ میرے والد صاحب کے ترکہ میں سے جو جائداد میرے حصہ میں آئے۔ اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو تقریباً -/۲۰۰ روپے ماہوار ہے مع کمی بیشی بوجہ الاؤنس ہائے متفرقہ کی اطلاع ماہوار کرتا رہوں گا۔ میں انشاء اللہ ماہ بماہ ۱/۱۰ حصہ اپنی تنخواہ کا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھیجدیا کروں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد:۔ محمد ہاشم خان درانی نائب سپرنٹنڈنٹ ضلع لورالائی بلوچستان
گواہ شد:۔ محمد الیاس پشاور
گواہ شد:۔ عبدالسلام احمدی کوہاٹ رو ڈ پشاور

ع ۹۸۰۰ منکہ نور بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمن صاحب قوم شیخ قانونگو عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لودیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۰/۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

تفصیل جائیداد
(۱) کلف طلائی ایک تولہ قیمتی -/-/۱۰۰
(۲) چوڑیاں طلائی (تھیاں) وزنی ۵ تولہ قیمتی -/-/۵۰۰
(۳) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ کل -/-/۱۱۰۰

-/-/۱۱۰۰ الامتہ:۔ نور بیگم لودیانہ منڈی گواہ شد۔ سلطان علی سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۴۹۱ E.B گواہ شد۔ غلام یاسین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد عبدالرحمن پٹواری منڈی لودیانہ

ع ۹۷۸۶ منکہ غلام محمد ولد شیخ خدا بخش صاحب قوم شیخ عمر ۸۱ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن اندرون یکی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۰/۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ مبلغ -/۴۰۰ نقد میرے پاس ہے۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد میں پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر جس قدر اس کے علاوہ جائیداد ثابت ہوگی۔ اُس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں معذور اور بیکار ہوں میری کوئی آمد نہیں ہے۔ میرا خرچ بچے جو غیر احمدی ہیں برداشت کر رہے ہیں۔ العبد:۔ شیخ غلام محمد موصی بقلم خود یکی دروازہ لاہور
گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ بکی دروازہ
گواہ شد:۔ حافظ عبدالسمیع امروہی حال دارالانوار

۹۷۸۶ منکہ عظمتے زوجہ فقیر محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۳۵ سال بیعت بموقعہ جوبلی قادیان ساکن جگراؤں محلہ اگواڑ گجراں ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں البتہ زیورات چوڑیاں چاندی و بانکاں و بازو بند تھے جو میں نے اپنے خاوند کی معرفت فروخت کر دیئے تھے۔ اس وقت اُن کی قیمت ساٹھ روپے ہوتی تھی۔ میرے پاس ایک چھوٹی تیلی ناک کا زیور ہے قیمتی ۱۶ اور ڈنڈیاں چاندی قیمتی ۲۵ حق مہر جو بذمہ خاوند ہے ۱۰۰ کل ۱۰۱ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو للعہ ہوتی ہے۔ اس کی بجائے میں ۱۰۰ آخر دسمبر ۱۹۴۶ء تک ادا کردوں گی۔ بوقت وفات میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی قیمت میرے ورثاء ادا کردینگے۔
الامتہ:۔ عظمتے موصیہ جگراؤں۔ گواہ شد: بمعیہ فقیر محمد محاسب جماعت احمدیہ جگراؤں خاوند
گواہ شد:۔ رحمت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جگراؤں گواہ شد: بقلم سید محمد حسین شاہ مختار عام حضرت صاحب قادیان

ع ۹۷۷۳ منکہ حمیدہ بی بی زوجہ منشی خان صاحب قوم پٹھان عمر ۳۹ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن سیکھواں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند یکصد روپیہ ہے۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامتہ:۔ حمیدہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ منشی خان خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ سیکرٹری منشی فضل حق سیکھواں

نمبر ۹۷۰۲:- منکہ حکیم مہر علیشاہ ولد حکیم الہٰی بخش صاحب قوم سید پیشہ حکمت عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن کرٹی افغاناں حال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جایئداد دواخانہ فاروقی قادیان ہے جسمیں شیشیاں ادویات وغیرہ ہیں۔ جس کی قیمت اندازاً یکصد روپیہ ہے۔ اور اسوقت میری اوسط آمد ۳۰/- روپے ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد جسقدر میری جایئداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی
العبد:- حکیم مہر علیشاہ بقلم خود قادیان۔ گواہ شد:- نور محمد ریٹائرڈ ہیڈ کلرک۔ گواہ شد:- محمد افضل شاہ گھڑی ساز۔ گواہ شد:- سید عمر شاہ موصی کارکن دفتر الفضل۔

نمبر ۹۶۷۸:- منکہ پیر محمد شاہ ولد سید مبارک شاہ صاحب قوم سید احمدی پیشہ ملازمت پولیس عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن بھیڑ کنڈ حال سکھر ڈاکخانہ خاص ضلع ہزارہ صوبہ سرحد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جایئداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد تنخواہ پر ہے۔ جو کہ ۴۲/- روپے بمعہ الاؤنس ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر بعد میں کوئی جایئداد میں خود پیدا کروں یا میرے قبضہ میں آئے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جایئداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:- پیر محمد شاہ بقلم خود موصی
گواہ شد:- برکات خان احمدی ہیڈ ماسٹر ریلوے پنجابی سکول سکھر۔ گواہ شد:- عبد الرحمٰن سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکھر

نمبر ۹۶۷۹:- منکہ حاکم بی بی بیوہ خانصاحب قاضی محمد اکرم صاحب مرحوم قوم راجپوت جنجوعہ عمر ۴۹ سال بیعت اپریل ۱۹۲۴ء ساکن امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ایک رہائشی مکان واقعہ محلہ دار الانوار مالیتی دس ہزار روپیہ جس میں میرا صرف آٹھواں حصہ ہے یعنی ۱۲۵۰/ روپے میرے پاس دو طلائی زیور ہیں۔ جنکا مجموعی وزن دس تولہ قیمتی ۱۰۰۰ روپے میں اپنا حق مہر اپنے خاوند کو ان کی زندگی میں معاف کر چکی ہوں۔ کل ۲۲۵۰/ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جایئداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:- حاکم بی بی موصیہ بقلم خود گواہ شد:- ڈاکٹر اختر محمود پسر موصیہ گواہ شد:- اکبر محمود پسر موصیہ

نمبر ۹۶۷۲:- منکہ اللہ بندہ ولد کریم بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۸۹۱ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جایئداد کوئی نہیں میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی کوٹھی پر رہتا ہوں۔ وہ مجھے ۵/ روپے ماہوار وظیفہ دیتے ہیں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ الغرض اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی
العبد:- اللہ بندہ صحابی موصی
گواہ شد:- علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد:- حشمت اللہ ڈاکٹر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۷ جنوری: پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۸ مارچ کو میٹرک کا امتحان شروع ہوگا۔

دہلی ۷ جنوری: ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ ریلوے ممبر مسٹر آصف علی کی جگہ خالی ہونے پر عبوری حکومت کے شعبوں میں مندرجہ ذیل تبدیلی عمل میں آئے گی۔ ریلوے اور ٹرانسپورٹ۔ ڈاکٹر جان متھائی۔ ۲۔ انڈسٹری اور سپلائی۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ۔ ۳۔ تعلیم مولانا ابو الکلام آزاد

دہلی ۷ جنوری: آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل کے صدر نے اعلان کیا ہے۔ کہ مجلس عمل کا اجلاس ۱۸ جنوری کو مسٹر لیاقت علی خان کی کوٹھی میں منعقد ہوگا۔

کراچی ۷ جنوری: سندھ کی مسلم لیگی وزارت کا پہلا اجلاس کل منعقد ہوا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اسمبلی میں ایکٹ انتقال اراضی۔ سندھ یونیورسٹی بل۔ ساہوکارہ کنٹرول بل اور مصالحتی ترمیمی بل پیش کئے جائیں۔

لائلپور ۷ جنوری: گندم دڑہ ۱۰/۹ گندم ۵۹۱-/۱۴/۹ گھی دیسی ۱۹۳/-/-

لاہور ۷ جنوری: آسام کے پوسٹ ماسٹر جنرل خان بہادر عبد المجید پنجاب اور صوبہ سرحد کے پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے نئے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے۔

نیویارک ۷ جنوری: طیاروں کی ایک کمپنی نے امریکہ اور ہندوستان کے درمیان فضائی سروس شروع کر دی ہے اکتالیس گھنٹوں میں ہوائی جہاز نیویارک سے بمبئی پہنچ جایا کرے گا۔

بمبئی ۷ جنوری: حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلے میں جس قوم کو قتل و غارت اور آتشزنی کے سلسلے میں نقصان ہوا کرے گا اس کا معاوضہ دوسری قوم سے لیا جایا کرے گا۔

بڑودہ ۷ جنوری: بڑودہ میں براڈکاسٹنگ سٹیشن قائم کیا گیا ہے دس جنوری کو اس کا افتتاح کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۷ جنوری: آج صوبائی اسمبلی کے سپیکروں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض مرکزی اسمبلی کے صدر مسٹر ماولنکر نے سرانجام دیئے۔

دہلی ۷ جنوری: کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد کے ذریعے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۶ جنوری کو یوم آزادی منانے کے سلسلے میں جلسے منعقد نہ کئے جائیں۔ اور نہ ہی جلوس نکالے جائیں۔ کیونکہ اس طرح فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

واشنگٹن ۷ جنوری: امریکی کانگرس اور امریکن سینیٹ کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ نے کہا۔ اگر ہم دوسری قوموں کے ساتھ مل کر صبر اور جوش عمل سے کام کر سکیں۔ تو بہت جلد ہم دنیا میں مستقل امن کی بنیادیں استوار کر لیں گے۔

کراچی ۷ جنوری: پیرزادہ عبد الستار وزیر محکمہ مال حکومت سندھ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ حکومت بہت جلد اتناع مستثنیات کی سکیم صوبہ میں نافذ کرنے والی ہے۔

لاہور ۷ جنوری: سونا ۱۰۲/- چاندی ۱۵۴/-/- پونڈ ۶۴/۱۲ امرت سر سونا ۱۰۵/۱۲/-

ٹوکیو ۷ جنوری: جاپان پر قابض اتحادی فوج کے سپریم کمانڈر جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ فارموسا۔ چین خاص اور مانچوریا میں سے جاپانیوں کا اخراج مکمل ہو چکا ہے۔

دہلی ۷ جنوری: آسام کے وزیر مسٹر نکلنہ رائے نے یہ کہا ہے۔ کہ آسام کا رویہ تبدیل نہیں ہوگا۔ دستور ساز اسمبلی کے آسامی نمائندے آسام اسمبلی کی ہدایت پر کاربند ہوں گے آسام صرف اسی صورت میں ج گروپ میں شامل ہوگا۔ اگر اسے بنگال کی طرح اس گروپ میں آزاد اور خودمختار یونٹ کی حیثیت حاصل ہو۔ اور وہ اپنا آئین مرتب کرنے کے معاملہ میں آزاد ہو

لاہور ۷ جنوری: ماسٹر تارا سنگھ پریذیڈنٹ سنٹرل اکالی دل نے ایک بیان میں کہا۔ کہ کانگرس نے نہ صرف تقسیم ہند کے اصول کو تسلیم کر لیا ہے بلکہ اقلیتوں کو دھوکہ دیا ہے سکھ کسی ایسی سکیم کو ہرگز قبول نہیں کریں گے جس سے سکھوں کے مذہب و تمدن کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو

کراچی ۷ جنوری: مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان میں کہا۔ میں نے برطانوی حکومت کے ۶ دسمبر کے بیان کے متعلق آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی قرارداد پڑھی ہے۔ نیز کانگرس کمیٹی کی بحث کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ اس قرارداد پر غور کرنے کے لئے بہت جلد مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ یہ اجلاس غالباً کراچی میں منعقد ہوگا۔ آپ نے کانگرس کی قرارداد پر کوئی رائے ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔

بیت المقدس ۷ جنوری: شرق اردن کے شاہ عبد اللہ آج عمان سے ٹرکی روانہ ہو گئے اگرچہ ان کے دورہ کا مقصد نہیں بتایا گیا۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا دورہ مسئلہ فلسطین کے متعلق ہے۔ غالباً شرق اردن اور عراق کی ایک یونین بنانے کی تجویز پر بھی غور کیا جائے گا۔

کلکتہ ۷ جنوری: مسٹر سرت چندر بوس نے ایک بیان میں کہا۔ کانگرس نے برطانوی حکومت کے ۶ دسمبر والے بیان کو منظور کر کے مسلم لیگ کے ہاتھ مضبوط کر دیئے ہیں۔ لیکن میری رائے میں مسلم لیگ اب بھی دستور ساز اسمبلی میں شریک نہیں ہوگی اور اسمبلی کی کارروائی بے نتیجہ ہو کر رہ جائے گی۔

کراچی ۷ جنوری: برما کی ایگزیکٹو کونسل کے وائس پریذیڈنٹ جنرل آنگ سان آج کراچی پہنچ گئے۔ آج رات آپ مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کریں گے۔ اور کل لنڈن روانہ ہو جائیں گے۔

جموں ۷ جنوری: چوہدری حمید اللہ قائمقام صدر مسلم کانفرنس اپنے حریف کو شکست دے کر کشمیر اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں

دہلی ۷ جنوری: کانگرس کی تازہ قرارداد پر رائے زنی کرتے ہوئے مسلم لیگی اخبار ڈان نے لکھا ہے۔ ہمیں پہلے ہی خدشہ تھا کہ کانگرس دیانتدارانہ طریق اختیار نہیں کرے گی۔ کانگرس نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس نے برطانوی گورنمنٹ کی تشریح قبول کر لی ہے۔ لیکن گروپوں کی کلاز کی بدستور مخالفت کر دی ہے۔ حالانکہ یہی کلاز اس تشریح کا اہم حصہ ہے۔ ہماری رائے میں کانگرس اپنی سابقہ پالیسی پر کاربند ہے۔

پشاور ۷ جنوری: قبائلیوں کے ایک گروہ نے ڈیرہ اسماعیل خاں کے قریب ایک گاؤں پر چھاپہ مارا۔ اور دو اشخاص کو اغوا کر کے لے گئے

امرت سر ۷ جنوری: اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ جموں روانہ ہو گئے۔ یہاں سے آپ پشاور چلے جائیں گے۔ جہاں آپ ہزارہ کے سکھ پناہ گزینوں کے مسئلہ پر سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خانصاحب سے بات چیت کریں گے۔

کراچی ۷ جنوری: عارضی حکومت کے رکن مواصلات سردار عبد الرب نشتر نے آج صبح مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ اور ان سے صوبہ سرحد کے تنظیمی امور سے متعلق بات چیت کی اس کے علاوہ آپ نے ڈاک تار اور وائرلیس کے دفاتر کا معائنہ کیا۔ اور مقامی حکام کے ساتھ توسیع کی سکیموں پر بحث و تمحیص کی

لنڈن ۷ جنوری: لنڈن کے سیاسی حلقے مشرق وسطےٰ کے متعلق برطانوی پالیسی کو خطرات کا موجب قرار دے رہے ہیں۔ جملہ عرب ممالک اس پالیسی کی وجہ سے ناراض ہیں فلسطین اور مصر دونوں ممالک میں واقعات انتہا تک پہنچ رہے ہیں۔

نیویارک ۷ جنوری: شہر نیویارک کے گرد سو میل کا علاقہ اتوار کی رات برف باری اور بارش کے طوفان کی لپیٹ میں رہا۔ اس جغرافیائی کیفیت سے تین ہوائی جہاز تباہ ہو گئے پانچ افراد ہلاک اور ۲۰ مجروح ہوئے

بمبئی ۷ جنوری: آج صبح پائی کلا لال باغ اور دھوبی تالاب کے رقبوں سے خنجر زنی کی تین وارداتوں کی اطلاعیں آئیں۔

نئی دہلی ۷ جنوری: وزیر اعظم بنگال مسٹر سہروردی نے بنگال کی صورت حالات کے متعلق کہا کہ مجھے توقع ہے کہ اب ہمیں صوبہ کی بہتری اور تعمیر جدید کا کام ہاتھ میں لینے کا موقع مل جائیگا

نورمبرگ ۷ جنوری: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نازی وزارت انصاف افسر نے جو گذشتہ ہفتہ کے دن جنگی مجرموں کی حیثیت سے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ کل صبح نورمبرگ جیل میں خودکشی کر لی۔